Regd: No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ۔
سہ ماہی ۷ ۔
ماہوار ۲/۸ ۔
فی پرچہ ۲ آنے

یوم پنجشنبہ
۲۱ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۹ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش | ۹ فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۲

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔

ربوہ ۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ کی وجہ سے گلے میں سخت تکلیف ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

لاہور ۸ ماہ تبلیغ۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حکومت پاکستان سے کثیر تعداد میں طبی شفاخانے جاری کرنے کی پرزور اپیل

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی پریس کانفرنس

لاہور ۸ فروری۔ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کے صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان میں ڈاکٹروں کی شدید قلت اور طبی امداد کے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پاکستان کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ فوراً کثیر تعداد میں طبی شفاخانے جاری کرے۔ اور اس طرح دیہات و قصبات میں رہنے والے عوام کو معمولی معمولی امراض کے ہاتھوں موت کا شکار ہونے سے بچائے۔ آپ نے طبیبوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے رجسٹریشن کے نفاذ اور معیاری سرکاری طبیہ کالجوں کے قیام پر بھی بہت زور دیا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پاکستان میں طبی امداد کا مسئلہ بے حد اہم ہے حکومت نے طب جدید کے ذریعہ صرف شہروں اور قصبوں کو امداد بہم پہنچانے کا محدود پیمانے پر انتظام کیا ہوا ہے اور دیہات کی کثیر آبادی کو بالکل فراموش کر رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان کی آزاد حکومت دیہاتی آبادی کی صحت کے مسئلہ کو نظرانداز نہیں کر سکتی کیونکہ یہ آبادی پاکستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس دیہاتی آبادی کی وجہ سے پاکستان کی اقتصادی حالت اکثر دوسرے ممالک سے بہتر ہے۔ اور یہی آبادی اس کی آزادی کے تحفظ کی ضامن ہے۔ اس بارے میں سب سے بڑی مشکل یہ درپیش ہے کہ پاکستان میں ڈاکٹروں کی شدید قلت ہے۔ مجموعی طور پر یہاں ۳۳ ہزار انسانوں کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کا صرف ایک ہی آسان طریق ہے اور وہ یہ کہ ان ہزاروں ہزار اطباء کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے بھی ضروری ہے کہ طب یونانی اس سرزمین کی آب و ہوا، ماحول اور باشندوں کے مزاج کے مطابق ہونے کی وجہ سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔ (اسٹاف رپورٹر)

کشمیر کے بارے میں ہندوستان کی ہٹ دھرمی پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی معرکۃ الآرا تقریر

لیک سکیس ۸ فروری۔ سلامتی کونسل میں آج رات کشمیر کے مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے۔ کل کونسل نے جنرل میکناٹن کی یہ تجویز منظور کر لی تھی کہ چونکہ میں اختلافات طے کرانے میں ناکام رہا ہوں۔ اس لئے اب کونسل خود ہی فیصلہ کرے کہ آئندہ کیا اقدام اٹھایا جائے۔ یہ صورت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ ہندوستان نے فوجیں نکالنے سے متعلق جنرل میکناٹن کی تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ لیک سکیس سے ریڈیو پاکستان کے خاص نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ سلامتی کونسل کے اجلاس میں ہندوستانی نمائندے نے کمال احتیاط سے مرتب کردہ ایک تحریر سے پڑھتے ہوئے بتایا کہ میری حکومت نے ان تجاویز کو ماننے سے کیوں انکار کیا ہے۔ اس نے کہا میری حکومت ان تجاویز کو اس لئے منظور نہیں کر سکتی کیونکہ کم و بیش وہی تجاویز ہیں جو کمیشن نے اپریل میں پیش کی تھیں۔ ان میں اگرچہ بعض نئی باتیں بھی شامل کی گئی ہیں لیکن وہ پاکستان کے حق میں جاتی ہیں ——— پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ برصغیر میں آزادی کے بعد ریاستوں کی شمولیت کے سوال پر الجھن پیدا ہوئی۔ جہاں تک حیدرآباد کا تعلق تھا وہ کسی حکومت میں شامل نہ ہوئی۔ لیکن ہندوستان نے اس صورت حال کو برداشت نہ کیا اور اپنی فوجوں کے بل پر وہاں قبضہ کر لیا۔ جوناگڑھ کی ریاست نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس پر ہندوستان نے اعتراض کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ پہلے جوناگڑھ ہندوستان میں شامل ہو جائے اور پھر یہاں ریاستی اور ہندوستانی فوجوں کی نگرانی میں استصواب ہو بعد میں ہندوستان نے وہاں بھی طاقت کے بل پر زبردستی قبضہ جما لیا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اس موقعہ پر ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت نہرو اور نائب وزیراعظم سردار پٹیل کے بیانات سے بہت اچھا کام لیا۔ آپ نے متعدد بیانات پڑھ کر سنائے اور پھر ان بیانات میں جوناگڑھ اور حیدرآباد کی جگہ کشمیر کا نام اور ہندوستان کی بجائے پاکستان کا نام داخل کر کے ہندوستانی نمائندے سے مطالبہ کیا کہ کیا وہ اپنی حکومت کی طرف سے انہی اصولوں کو اب بھی ماننے کیلئے تیار ہے۔ ہندوستانی لیڈروں کے ان بیانات کو اس روشنی میں دیکھ کر سلامتی کونسل کے اراکین چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے طرز استدلال سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ ابھی اپنی تقریر ختم نہ کرنے پائے تھے کہ اجلاس آج رات پر ملتوی کر دیا گیا۔

پنجاب میں شکر اور کپاس کی فصلوں کا تخمینہ

لاہور ۸ فروری۔ پنجاب کی فصل شکر بابت سال ۵۰-۱۹۴۹ء کے دوسرے اندازے کے مطابق ستمبر ۱۹۴۹ء کے اواخر میں مذکورہ فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ تین لاکھ ستائیس ہزار ایکڑ لگایا گیا تھا جس سے پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں آٹھ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔ ۵۰-۱۹۴۹ء کی فصل کپاس کے دوسرے تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصل مذکورہ کے زیر کاشت رقبہ کا اندازہ سترہ لاکھ ستائیس ہزار دو سو ایکڑ لگایا گیا ہے جو پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۔۔ فیصدی زیادہ ہے۔ کپاس کے زیر کاشت رقبہ سے ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۷ سو ایکڑ اراضی پر دیسی کپاس اور ۵ لاکھ ۹۳ ہزار ۵ سو ایکڑ رقبہ پر امریکن کپاس کاشت کی گئی۔ کپاس کی فصل کی حالت حسب معمول پائی جاتی ہے۔

میرا ایمان ہے کہ یورپ میں جلد یا بدیر اسلام پھیل کر رہے گا!

یورپ واپس جانے سے قبل جرمن نومسلم بہن مسز رقیہ مارگریٹ میتھائس کا بیان

لاہور ۸ فروری۔ ہماری جرمن نومسلم بہن مسز رقیہ مارگریٹ میتھائس نے اپنے وطن واپس جانے سے قبل آج یہاں ایک بیان میں جماعت احمدیہ کے جملہ احباب اور بہنوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے آپ کے دوران قیام میں نہایت درجہ اخلاص و محبت کا ثبوت دیا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پاکستان میں جو وقت میں نے اسلامی تعلیمات سیکھنے اور اپنی دینی بہنوں اور بھائیوں سے ملنے میں گذارا ہے میں اسے کبھی نہیں بھول سکتی۔ کیونکہ جرمنی اور ہالینڈ جیسے ممالک میں رہنے کے بالمقابل جہاں عیسائیت کا دور دورہ ہے اور زیادہ تر سیاست ہی سیاست کا تذکرہ ہے کسی اسلامی ملک اور اسلامی ماحول میں زندگی کے چند دن گذارنا کچھ اور ہی کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ میرا ایمان ہے کہ یورپ میں جلد یا بدیر اسلام پھیل کر رہے گا۔ کیونکہ یورپ کی موجودہ بے چینی اور اضطراب کا علاج صرف اور صرف اسلام میں ہی مضمر ہے۔ وہ وقت انشاءاللہ ضرور آئے گا کہ جب یورپ میں اسلام ہی اسلام ہو گا۔ آپ عنقریب پاکستان سے ہالینڈ واپس جانے والی ہیں۔

لاہور میں طبی شفاخانے جاری کرنیکا فیصلہ

کارپوریشن کی طرف سے اٹھارہ ہزار روپے کی گرانٹ

لاہور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور کارپوریشن نے آئندہ مالی سال کے آغاز سے دو طبی شفاخانے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں جملہ امراض کا علاج یونانی ادویات سے کیا جائے گا۔ کارپوریشن نے اپنے بجٹ میں ان شفاخانوں کیلئے اٹھارہ ہزار روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔ یہ شفاخانے امید ہے یکم اپریل سے کام کرنا شروع کر دیں گے۔ (اسٹاف رپورٹر)

پاکستان کو آغا خاں کا مشورہ

کراچی ۸ فروری۔ سر آغا خان نے پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ترقی پسند اور قدامت پسند عناصر کے درمیان تصادم پیدا ہونے سے بچنے کی کوشش کرے کیونکہ ایسے تصادم کی وجہ سے دوسرے اسلامی ممالک بھی مشکلات سے دوچار ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ میں پاکستان کا ۔۔۔ ۔۔۔ اور اسی اتحاد ۔۔۔ [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

نقشہ ربوہ

ربوہ کا ایک رف نقشہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ ایک کنال اور دس مرلے کے پلاٹ محلہ جات الف۔ ب۔ ج۔ د اور س میں واقع ہیں۔ ایک کنال اور دس مرلہ خریدنے والے دوست اطلاع دیں۔ کہ وہ کس محلے میں پلاٹ خرید کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہ اگر وہ پسند کردہ پلاٹ میں نہ آسکیں۔ تو ان کی دوسری پسند کیا ہوگی۔ ہر محلہ کے قطعات مقرر ہیں۔ ان میں دوستوں کو حسب پسند الاٹمنٹ کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر کسی محلہ میں قطعات کی مقررہ تعداد سے زائد کا مطالبہ ہوا تو جن دوستوں کی رقمیں پہلے داخل خزانہ ہوئی ہیں انہیں ترجیح دی جائے گی۔ جن دوستوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئے گی ان کیلئے محلے کا فیصلہ قرعہ اندازی سے کیا جائے گا۔

اسی طرح دو کنال اور چار کنال خریدنے والے دوست بھی اپنی پسند سے مطلع فرمائیں۔ یہ اعلان پہلے کیا جا چکا ہے کہ رشتہ داروں کو بھی اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بعض دوستوں کی طرف سے اطلاعات آچکی ہیں۔ باقی دوست بھی اگر پلاٹ اکٹھے کروانا چاہیں تو اطلاع دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ صرف خونی رشتے یعنی ماں باپ۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بہن اور اسی طرح بیوی کے خونی رشتے اکٹھے کئے جائیں گے۔

جن دوستوں نے اپنی پہلی اطلاعات میں رشتہ کی اطلاع نہیں دی وہ اس کے مطابق مکمل اطلاعات دوبارہ بھجوا دیں۔ ایسی اطلاعات دفتر ہذا میں جلد سے جلد پہنچ جانی چاہئیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۹ فروری ۱۹۵۰ء

اعتقادی جنگ کو سیاسیات میں نہ لائیے

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے "فتوے بازی کی وبا" کے زیر عنوان بتایا ہے کہ کس طرح ہمارے بعض عاقبت نا اندیش علماء کہلانے والے لوگ ملک کی فضا کو خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور کس طرح اس باب فتن کو جسے قائد اعظم نے نہایت جانفشانی اور محنت سے بند کیا ہے۔ اب پھر کھولنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے جو فتوے نما اعلان اثنا عشری شیعوں کے ہفت روزہ اخبار "در نجف" میں بعض سیالکوٹ کے علماء کے زیر دستخط شائع ہوا ہے۔ اس پر ایک اجمالی نظر ڈالی تھی۔ اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ کفر و ارتداد کے فتوؤں کے شغل کو سیاسیات پاکستان میں گھسیڑنے کا نتیجہ سخت خطرناک ہی نہیں بلکہ نہایت مضحکہ خیز بھی ہے۔ اور کوئی عقلمند انسان جس کو ملک و قوم کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی ہے اعتقادی اختلافات کو حکومت کے کاروبار در وبست میں راہ دینا پسند نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس طرح قوم کا شیرازہ منتشر ہوتا ہے۔ اور جو متحدہ محاذ قائم ہو چکا ہے وہ اکھڑ جائے گا۔

اس کے یہ معنے نہیں کہ کسی کو اپنے اعتقادات کی تبلیغ نہیں کرنا چاہیئے۔ بے شک ہر شخص کو اپنی اعتقادات کی تبلیغ کا حق ہے۔ اور اسکو یہ بھی حق ہے کہ وہ دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرے۔ لیکن اس اجازت کو اس طرح استعمال کرنا چاہیئے۔ کہ ملک میں امن کی فضا قائم رہے۔ اور کسی پاکستانی شہری کو اندیشہ محسوس نہ ہو۔ کہ اس کو اعتقادی اختلاف کی وجہ سے کوئی تمدنی یا ملکی یا سیاسی نقصان پہونچے گا۔ آج اگر ہم ایک فریق کے خلاف ملکر کوئی ایجی ٹیشن کرتے ہیں تو کل دوسرے کے خلاف بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ اور پرسوں تیسرے کے خلاف۔

اعتقادی اختلاف کی بناء پر ایجی ٹیشن کرنا تو صرف انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو ملک میں امن نہیں چاہتے۔ اور باہمی منافرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ اعتقادات کا تعلق تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ جب تک کوئی فریق حکومت کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرتا ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ تو محض اعتقادات کے اختلاف کو ابھار کر اس کو غیر وفادار ثابت کرنے کی کوشش کرنا ایک نہایت خطرناک کھیل ہے۔ جو کبھی بھی کسی ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا نقصان دہ ہے۔ اس لئے جو لوگ ملک کے سچے خیر خواہ ہیں۔ وہ کبھی اس کھیل میں شامل نہیں ہوتے۔ ہاں وہ لوگ جو ملک کو دیدہ دانستہ نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ وہی اس کھیل میں حصہ لیتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے اس فتنہ کا آغاز کیا ہے۔ اور ہمارے کچھ بھولے بھالے لوگ بھی محض جذباتی طور پر ان سے مل گئے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ سوچیں تو ان کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ اعتقادی اختلافات کو ابھار کر ملک میں انارکی پھیلانا چاہتے ہیں۔ کبھی "ختم نبوت" ہے تو کبھی "مدح صحابہ" لے بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے لئے لکھنؤ تک جاتے رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ ان لوگوں کو مذہب سے کتنی دلچسپی ہے۔

ان کے تو اصل اغراض کچھ اور ہی ہیں۔ مذہبی نعرہ بازی تو محض عوام کو فریب دینے کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سب مسلمان خواہ عملاً مذہب کے پابند ہوں یا نہ ہوں۔ مذہب سے ساتھ ایک لگاؤ ضرور ہے جس طرح جاپانی اپنے مال تجارت کو مسلمانوں میں کھپانے کے لئے اشیاء پر ہلال اور ستارہ کی تصویریں بنا دیتے ہیں۔ اور مسلمان طبعاً ایسی اشیاء خرید لیتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ "ختم نبوت" کے مسئلہ پر لوگ بھڑکیں گے۔ حالانکہ وہ خود بھی "ختم نبوت" کے معنے وہی لیتے ہیں جو احمدی لیتے ہیں جو فتوے یا اعلان در نجف میں شائع ہوا اس پر دستخط کرنے والے سات علماء ہیں سے دو اہل حدیث اور تین دیوبندی علماء ہیں۔ فتوے کی بناء پر دو چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اول یہ کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس بناء پر احمدیوں پر کفر و ارتداد کا فتوے لگ سکتا ہے۔ تو اہل حدیث اور دیوبندیوں پر بھی لگ سکتا ہے۔ کیونکہ اہلحدیث اور دیوبندیوں کے بزرگ بھی خاتم النبیین کے وہی معنے لیتے ہیں۔ جو احمدی لیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ وختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳) کہ آنحضرت صلعم پر نبی ختم ہو گئے۔ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا۔ جس کو خدا تعالیٰ شریعت دیکر لوگوں کی طرف مامور کرے

(۲) مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں۔ "علماء اہلسنت بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا وہ متبع شریعت محمدیہ ہو گا۔ پس بہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے۔"
(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص۱۶)

(۳) کیونکہ بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرتؐ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے
(ایضاً صفحہ ۱۲)

(۴) جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دیوبند فرماتے ہیں:۔
"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص۳)

(۵) "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (ایضاً ص۲۸)

یہاں یہ سوال نہیں ہے۔ کہ کونسا اعتقاد درست ہے۔ اور کونسا غلط۔ سوال یہ بھی نہیں ہے۔ کہ ایسے اختلاف کی بناء پر کفر و ارتداد کا فتوے لگ سکتا ہے یا نہیں، بلکہ یہ بھی سوال نہیں ہے کہ احمدیوں پر ہی کیوں فتوے لگانا ضروری ہے۔ بڑی خوشی سے فتوے لگائیے۔ مگر اس وقت جو اہم سوال ہے۔ وہ یہ ہے کہ محض اعتقادی اختلافات کی بناء پر ملک میں فتنہ و فساد کا کیوں دروازہ کھولتے ہو۔ اور قائد اعظم کی محنت کیوں برباد کرتے ہو۔ جو اس نے تمام مسلمان کہلانے والی قوم کو ایک سیاسی رشتہ میں منسلک کرنے کے لئے کی ہے

دوسری بات جو اس اعلان یا فتوے کا موضوع بنائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت علی مرتضےٰ۔ حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے حق میں منقصت کرتے ہیں۔ اس کے متعلق پہلے تو ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کی منقصت کرنے والوں کا بھلا نہ کرے پھر سوال ہے کہ کیا محبت اہل بیت کا معیار جو شیعان علی کا ہے وہی آپ کا بھی ہے؟ کیا آپ مانتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بلا فصل خلیفہ تھے؟ کیا آپ مدح صحابہ کے لئے لکھنؤ نہیں گئے تھے؟ اچھا آپ نہیں گئے تھے تو کیا احراری نہیں گئے تھے۔ آپ کا اعتقاد ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت علی حیدر کرارؓ۔ چاروں ہم مرتبہ یاران نبی تھے۔ کیا اثنا عشری شیعوں کا بھی یہی اعتقاد ہے؟ محبت کوئی خیالی چیز تو نہیں ہوتی۔ اس کی بنیاد ٹھوس حقائق پر ہوتی ہے۔ سمجھنے کی کوشش فرمائیے۔ آپ کے نزدیک

صدیقؓ = فاروقؓ = غنیؓ = علیؓ

کیا شیعہ آپ کے ساتھ اس فارمولا میں متفق ہیں؟ اگر آپ یہ کہیں کہ یہ تو مراتب فی الدین کا معاملہ ہے اس لحاظ سے سب یاران نبی برابر ہیں۔ لیکن اہلبیت کی محبت علیحدہ چیز ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر یہ دونوں چیزیں الگ ہیں۔ تو جو کچھ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ مراتب فی الدین کے بارے میں فرمایا ہے۔ نہ کہ محبت اہل بیت کے لحاظ سے۔ اس لحاظ سے جیسی محبت اہل بیت سے آپ کو ہے ویسی ہی محبت ان سے مسیح موعود علیہ السلام کو اور احمدیوں کو بھی ہے مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ اس بارے میں فرمایا ہے وہ اس نقطہ نظر سے فرمایا ہے کیونکہ شیعہ اصحاب ایک تو بلا فصل خلیفہ مانتے ہیں۔ اور اتنا غلو کرتے ہیں۔ کہ باقی یاران نبی کو نعوذ باللہ وہ سمجھتے ہیں جو آپ کو بھی معلوم ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ آج احمدیت دشمنی کی وجہ سے

بھڑکانے والے آپ کے سب یار بن گئے
سمجھانے والے مفت گنہگار بن گئے

اے علمائے دین ایسے اعتقادی فروق پر اشتعال انگیز کر کے پاکستانی قوم میں انتشار نہ پھیلایئے انتخابات کے لئے بہت سے سیاسی سٹنٹ بنائے جا سکتے ہیں۔ اعتقادی بناء پر بے شک کفر و ارتداد کے فتوے لگائیے۔ مگر ان کو سیاست میں نہ گھسیڑیئے سیاست کے لئے فتوے بازی کرنا اور سر بازار اشتعال انگیز تقریریں کرنا ملک و قوم کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اور پاکستان کا کوئی بہی خواہ اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

خدا تعالیٰ سے ڈرو

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

احرار فعل نامرغوب کے مرتکب تو ہو ہی چکے تھے۔ سمجھا کہ دیگر شریف مسلمان ہمیں ملامت کریں گے اور کہیں گے کہ تم نے مظلوم احمدیوں پر ناحق سینہ زوری سے کام لیتے ہوئے یہ ہنگامہ آرائی اور سختی کیوں کی؟ اور تو کوئی معقول جواب بن نہ آتا تھا۔ انہوں نے اسکی وجہ جواز جو نکالی اور سوچی۔ تو یہ کہ ۱۵ر جنوری کو جماعت احمدیہ کے فاضل مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے سیالکوٹ میں دوران لیکچر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں (نعوذ باللہ) کوئی ایسا نازیبا کلمہ اپنی زبان سے نکالا۔ کہ جس کے نتیجہ میں احراری عنصر آپے سے باہر ہو کر اپنے پرانے کارنامہ کو از سرِ نو تازہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ احرار کی اس خود ساختہ وجہ اور الزام کو سنکر احمدیت سے بغض و کینہ رکھنے والے لوگ تو شاید اسے تسلیم کر لیں گے۔ مگر مسلمانوں میں سے جو شرفاء اور اہلِ علم انسان ہیں۔ ان پر احرار کا یہ حربہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ روزِ اول سے ہی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر اغیار اسلام کے مقابل سینہ سپر ہے۔ اور تحریر و تقریر کے ذریعہ اس کے فاضل مبلغ ہر ملک و دیار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس مشن کی مضبوطی اور اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی کوئی دشمن اسلام سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر حرف گیری کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ وہیں احمدی مبلغین جوشِ ایمانی کے باعث اس کے دفاع کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک ایسے معاندِ حق کو شکست فاش نہیں دے لیتے۔ انہیں قطعاً چین نہیں آتا۔

چنانچہ گذشتہ سالوں میں ایک ڈبل نامی شخص نے اپنی ایک تصنیف میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں کچھ گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ اس سلسلہ میں ہمارے کامیاب مبلغ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے انگلستان سے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

چنانچہ اخبار "انقلاب" لکھتا ہے:۔

"پچھلے دنوں مولوی عبد الرحیم صاحب درد احمدی ایم۔ اے امام مسجد لنڈن نے ہوم سکرٹری حکومت برطانیہ اور سفرائے دول اسلامی کے نام ایک مکتوب بھیجا تھا۔ اس مکتوب میں ایک بدزبان مصنف کے مسٹر ڈبل کی ایک کتاب کی طرف توجہ دلائی تھی جس کے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہایت سفیہانہ ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ اس مکتوب کا یہ اثر ہوا۔ کہ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کرنل ہاورڈ بری نے پارلیمنٹ میں ایک تحریک پیش کی۔ کہ عیسائی مذہب کی کتابوں پر حملہ کرنے والی مطبوعات کے خلاف جو قانون نافذ ہے۔ اس کا اطلاق ان مطبوعات پر بھی ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف شائع ہوئی ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ مولوی عبد الرحیم صاحب درد اپنی مبارک مساعی کو برابر جاری رکھیں گے۔ ہندوستان کے تمام مسلمان اس کوشش میں ان کے موید اور ان کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔" (اخبار انقلاب ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۷ء)

ایک طرف "انقلاب" کے اس نوٹ کو رکھئے۔ اور دوسری طرف احراریوں کے مذکورہ بالا بہتانِ عظیم اور خود تراشیدہ الزام پر نظر کیجئے۔ تو ہر شریف انسان پر صاف ظاہر ہو جائے گا۔ کہ یہ لوگ صریحاً جھوٹ و افتراء سے کام لے رہے ہیں۔

پھر خدارا یہ بھی تو دیکھئے۔ کہ جس جماعت کے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق اس درجہ کا ہو۔ کہ وہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر دل و جان سے فدا ہو۔ اور حضور کے ذکر خیر ہی کو اپنی روح کی تسکین کا باعث سمجھتا ہو۔ بھلا کوئی منصف مزاج انسان اس کے خادموں کی نسبت احراریوں کے الزام کے پیشِ نظر یہ باور کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ کہ فی الحقیقت وہ پاکوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں کوئی ناپاک الفاظ استعمال کر سکتے ہیں؟

منصف مزاج بھائیو! سنو ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالےٰ کن الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اس (اللہ تعالیٰ۔ناقل) نے مجھے اس امر کی بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ رات اور دن سوتے اور جاگتے ایک منٹ اور ایک ساعت کے لئے بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل کا وجود خیال نہیں کیا۔ بلکہ ہر حالت میں میں نے یہی سمجھا۔ کہ میں آپ کو وہی جگہ دوں۔ جو ایک استاد کے مقابلہ میں شاگرد کو اور ایک آقا کے مقابلہ میں غلام کو حاصل ہوتی ہے...... چنانچہ جو لوگ میرے خطبات اور تقریریں سنتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مجھ پر کبھی کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ میں نے بیان کیا ہو۔ اور رقت سے میرا گلا نہ پکڑا گیا ہو۔ دنیا میں محبتیں ہوتی ہیں۔ کسی وقت کم کسی وقت زیادہ۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے ایسی شدید محبت ہے۔ کہ مجھے اپنی زندگی میں ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں۔ کہ میں نے آپ کا ذکر کیا ہو۔ اور مجھ پر رقت طاری نہ ہو گئی ہو۔ اور میرا قلب محبت کی گہرائیوں میں نہ ڈوب گیا ہو۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۲ر جون ۱۹۴۶ء)

اس حقیقت کے ہوتے ہوئے بھی اگر ہمارے احراری دوست اپنے خود تراشیدہ الزام کی اشاعت میں مصروف رہیں۔ تو اس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ وہ جان بوجھکر مخلوق خدا کو دھوکہ دینے پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔ اس صورت حال میں ہم خدا تعالیٰ کی مقدس بارگاہ میں نہ صرف بے گناہ ہیں بلکہ مظلوم بھی۔

کاش! کوئی ہمارے زخمی قلوب کی کیفیت سے آشنا ہو کر معلوم کر سکے۔ کہ ہم جو اپنے مقدس آقا سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والہانہ محبت و عشق میں مخمور ہیں۔ احرار کے مذکورہ بالا الزام و بہتان نے کس قدر ہمیں دکھ اور تکلیف پہنچائی ہے۔ ہماری حالت تو یہ ہے کہ ؎

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

اپنے ہاں مجالس اطفال الاحمدیہ قائم کیجئے

اپنے بچوں کو زہریلی فضاء سے بچایئے

مت بھولیئے کہ آپ کا بچہ موجودہ فضا دنیاوی میں پرورش پانے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ اسکی پیدائش ایک اور غرض و غایت لیکر ہوئی ہے۔ اس نے دنیا کا رہنما بننا ہے۔ اس نے دنیا کا استاد و روحانی بننا ہے۔ پس اسکی پرورش ایک الگ ماحول میں ہونی ضروری ہے۔ "خالصتہً احمدیہ ماحول" میں۔

اپنے ہاں مجالس اطفال الاحمدیہ قائم کیجئے۔ اور مجوزہ پروگرام پر اسے عامل کیجئے۔ پھر محسوس کیجئے۔ کہ آپ کا بچہ کیا ہے۔ تفصیلی پروگرام و نظام اطفال الاحمدیہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے طلب کیجئے۔ (خاکسار مہتمم اطفال الاحمدیہ مجلس مرکزیہ ربوہ)

تقویٰ کہاں جو قلب میں خوفِ خدا نہیں

(از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نزیل پشاور شہر)

تقویٰ کہاں جو قلب میں خوفِ خدا نہیں
ایماں نہ دل میں رہ سکے گر اتقا نہیں

جتنا بھی ہو سکے تو ادب کو نگاہ رکھ
طے منزلِ سلوک ادب کے سوا نہیں

خوف و رجاء نفس تری رہ میں روک ہے
چلنا ہوائے نفس پہ راہِ ہدیٰ نہیں

جو دل میں غیر حق ہے تو اسکو نکال پھینک
مسلم نہیں ہے حق پہ جو ہوتا فدا نہیں

بے عشق ہو سکے گا نہ حاصل یہ مدعا
کامل سلوک کیسے جو عشق و وفا نہیں

گھبرا نہ تو عزیز نہ کر شکوۂ عدو
اصلاحِ نفس کے لئے وہ بھی بُرا نہیں

ہر خیر و شر سے ہوتا ہے تیرا ہی امتحاں
وہ کون ہے جو اس میں ہوا مبتلا نہیں

جتنی بھی تجھ سے ہو سکے سعی بلیغ کر
کیا مقصدِ حیات جو حاصل ہوا نہیں

ہر روز و شب کو بدلیگا ہر یاس کو امید
اس ظلمتِ زمانہ کی کیا انتہا نہیں

احمدؐ نبی کا دور ہے بھولو نہ غافلو!
موعود حق مسیح تو اس کے سوا نہیں

درخواست دعاء

میری امی جان اہلیہ حافظ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم سابق مبلغ ماریشس قادیانی بعارضہ ضعف قلب بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی کلی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار صوفی حمید احمد قادیانی)

133

میری والدہ مرحومہ

(از مکرم پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد تعلیم الاسلام کالج لاہور)

مجھے ربوہ سے آکر اگلے ہی روز تیس دسمبر کو کالج کے طالب علموں کے ساتھ کراچی جانا پڑا۔ چھ تاریخ کو واپس لوٹا ہوں۔ تو والدہ ماجدہ بستر پر تھیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مزاج پوچھا۔ تو معلوم ہوا دو تین روز سے بخار ہے۔ مگر میرے آنے کے اگلے دن ہی بخار بظاہر اتر چکا تھا۔ اور اس سے اگلے روز طبیعت میں اور بھی توانائی آ گئی تھی۔ اس روز ہی معلوم ہوا کہ ہمارے ایک عزیز رشتہ دار بیمار ہیں۔ والدہ محترمہ فوراً اُن کو دیکھنے دہلی دروازہ چلی گئیں۔ شام تک پھرتے پھراتے ہمشیرہ کے پاس جو مزنگ مفتی باقر میں پہنچے تو تھکان کی وجہ سے پھر بخار ہو گیا۔ اور اتنا کہ جسم کو ہاتھ نہ لگایا جا سکتا تھا۔ تین دن اسی حالت میں گذر گئے اور جب بخار کچھ کم ہوا۔ تو قبلہ والد صاحب انہیں میرے پاس ہی لے آئے۔ مگر اب ان کا بخار ٹائیفائڈ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود میرے پاس آنے سے اُن کی طبیعت سنبھلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اور جب اُن کی بیماری دور ہوتی معلوم ہو رہی تھی۔ تو ۱۶ تاریخ بروز پیر غالباً شام کے وقت اچانک ان پر نمونیہ کا حملہ ہو گیا۔ اور یہ حملہ اتنا اچانک اور اتنا زود اثر تھا۔ کہ اسی روز رات کے ایک بجے والدہ محترمہ کی حالت غیر ہو گئی آنکھیں پتھرا گئیں۔ ہاتھوں میں تشنج پیدا ہو گیا۔ اور نبض رک رک کر چلنے لگی۔ مگر کوئی آدھ گھنٹے کے بعد حالت پھر سنبھل گئی۔ جوں توں کر کے صبح ہوئی۔ تو باری باری دو ڈاکٹروں کو بلوایا گیا۔ دونوں کی تشخیص اور علاج ایک تھا۔ چنانچہ پنسلین کے ٹیکے لگوائے گئے۔ مگر ہماری بدقسمتی ہمیں شفقت مادری سے محروم کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ اس لئے کوئی ٹیکہ کارگر نہ ہوا۔ اور بالآخر منگل کے روز ۱۷ تاریخ کو آٹھ بجے شام ہماری اُمّی ہمیں رنج و الم کے اتھاہ سمندر میں چھوڑ خود ہنسی ہنسی اپنے مولا کے پاس چلی گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ بدھ کے روز ۱۹ تاریخ کو ایک بجے دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قریباً دو سو احباب کی معیت میں کالج کے احاطہ میں ہی پڑھایا۔ اور اس کے بعد ان کی نعش بذریعہ لاری ہم اپنے گاؤں شاہ مسکین لے گئے۔ جہاں اپنے موروثی قبرستان کی آغوش میں ان کو ہمیشہ کے لئے لٹا دیا گیا۔

مرحومہ ۱۸۸۶ء میں اپنے گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئیں۔ بچپن سے ہی طبیعت میں ہر کام کرنے کی صلاحیت نمایاں نظر آ رہی تھی۔ اور نہ صرف اپنے تمام کام کرتی تھیں۔ بلکہ دوسروں کا بھی ہاتھ بٹانے میں فخر محسوس کرتی تھیں۔ اور اس وجہ سے اپنے تمام خاندان میں "جیجی" کے نام سے مشہور تھیں۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رضؓ کے مکان میں جو جامع مسجد احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ والی گلی میں پہلا ہی مکان بائیں ہاتھ کو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے۔ تو والدہ محترمہ مرحومہ کو بھی حضور کے بابرکت قدموں میں رہنے اور حضور اقدس کی خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ میاں معراج الدین صاحب عمر رضؓ ہماری والدہ کے سگے ماموں تھے۔ گو والدہ مرحومہ احمدی تو پہلے سے ہی تھیں۔ مگر اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ والدہ محترمہ کی شدید خواہش تھی۔ کہ میں نہر کے محکمہ میں بڑا افسر ہو جاؤں۔ اس لئے کہ قبلہ والد صاحب نہر کے محکمہ میں ہی ملازم رہے ہیں۔ اور اس ملازمت میں بہت آرام پایا ہے۔ مگر جب ۱۹۴۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر میں نے اپنی زندگی وقف کی۔ اور اس بات کا ذکر ان سے کیا۔ تو کسی ملال کا اظہار کئے بغیر فوراً فرمایا کہ اچھا اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں میں برکت دے۔ مہمانوں کی خدمت کرنا مرحومہ کا طرۂ امتیاز تھا۔ گاؤں میں جو کوئی بھی جس کے پاس بھی جاتا۔ مرحومہ ہمیشہ اسے اپنا ہی مہمان سمجھتیں۔ اور اس کی آسائش میں کوئی کسر نہ باقی رکھتیں۔ والد صاحب کے ساتھ ان کو بے حد محبت تھی۔ اور اس وجہ سے ہمارے والد ماجد کی گھریلو زندگی جنت کا رنگ رکھتی تھی۔ والدہ مرحومہ نے کبھی والد محترم کو یہ احساس نہ ہونے دیا۔ کہ کسی چیز کی کمی ہو گئی ہے بلکہ خود ہی ادھر ادھر سے اُدھار لے کر کام پورا کر دیتیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس ادھار کو بھی اتار دیتیں۔ غرض مرحومہ کا وجود نہ صرف ان کی اولاد بلکہ سارے خاندان کے لئے ایک نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتا تھا۔ ان کی وفات کی وجہ سے ہمیں ایک بڑا خلا محسوس ہو رہا ہے۔ اس لئے میں صحابہ کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ و دوستوں سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ والدہ مرحومہؓ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں اور کہ جن نیک صفات کی وہ حامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان صفات کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعمیر

احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں مدارس کی عمارات کی تعمیر جلد شروع ہونے والی ہے اس سلسلے میں سب سے پہلی عمارت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہو گی۔ دارالامان قادیان شریف میں ہائی سکول کی جو عمارتیں تھیں۔ انکی وسعت اور مکانیت کے لحاظ سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ یہاں بھی سکول کی عمارتوں کے لئے ایک بہت بڑی رقم درکار ہو گی اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ سکول کی تعمیر کے سلسلے میں ہماری مالی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں۔ اور جلد از جلد اپنے عطیات ارسال فرما کر ممنون فرما دیں تاکہ سکول کی عمارت کی تعمیر میں تاخیر نہ ہو۔

اس ضمن میں میں خاص طور پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کی توجہ ان کے اس فرض کی ادائیگی کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ دوسرے احباب کی نسبت ہمارے سکول کے اولڈ بوائز پر اس ضمن میں دوہری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ میں ان سے توقع رکھوں گا کہ وہ نہ صرف سکول کی تعمیر کے چندے ہی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ میں دوسرے احباب کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی تلقین فرما دیں گے۔

ہمارا سابقہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ بعض احباب کو قومی عمارتیں اپنے نام پر بطور باقیات الصالحات چھوڑنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اور وہ بعض دفعہ بنے بنائے کمرے اپنے نام پر نامزد کرانے کے شائق ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دوست کمرہ یا کمرے اپنے نام پر نامزد ہونے کی شرط پر ہو اکر دینا چاہیں۔ تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔ حضرت امیر المومنین کی اجازت سے .... اُن کی بنوائی اُن کے اسم گرامی سے نامزد کر دی جائے گی۔

اس بارے میں میرا روئے سخن علاوہ دوسرے احباب کے بالخصوص کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ زنجبار اور مشرقی افریقہ کی دوسری جماعتوں کی طرف ہے۔ میں ان علاقوں کے احمدی احباب سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر دونوں طرح جدوجہد کر کے اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ اس علاقہ کے متعدد احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر متمول ہیں۔ کہ وہ اس مہم کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ قومی ترقی کا راز بڑی حد تک تعلیمی ترقی میں مضمر ہے۔

میں جماعت کے تعلیم یافتہ احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس فرض کی اہمیت کو سمجھیں۔ جماعت احمدیہ کے دارالہجرت ربوہ میں سکول کی جس قدر ضرورت ہے۔ تعلیم و تربیت اور مراکز کی اہمیت سمجھنے والے احباب کو اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

احباب جلد از جلد اپنے عطیات خاکسار کے نام ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا قابل قدر ایثار اور مالی قربانی

(از محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے لجنہ اماء اللہ لاہور کو یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ وہ اپنے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل آپ کے ارشاد کی تعمیل میں دین کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ گذشتہ سال ۱۹۴۹ء میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے جو کچھ کیا ہے۔ اور جس جس مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ وہ نہایت اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ تاکہ پڑھنے والی بہنیں اور بھائی دردِ دل سے ہمارے لئے یہ دعا کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کہ ہم اپنے آقا سیدنا محمود المصلح الموعود ایدہ الودود کے منشاء مبارک کو پورا کر سکیں۔

گذشتہ سال مہاجرین کا مسئلہ ابھی درپیش تھا۔ چنانچہ تمام حلقوں سے بستر۔ گرم کپڑے اور برتن وغیرہ اکٹھے کر کے لجنہ مرکزیہ کو پیش کئے گئے۔ تاکہ وہ مستحق لوگوں میں تقسیم کر سکے۔ نیز بوٹے۔ بوتیاں۔ ریلیں اور بٹن وغیرہ جن کی مجموعی قیمت کا اندازہ چار سو روپے کے قریب ہے۔ مہاجرین کی امداد کے لئے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ چندہ جات مثلاً چندہ عام۔ نزبا فنڈ اور چندہ ممبری وغیرہ تمام کے تمام مرکزیہ لجنہ کو دیئے گئے۔ پھر ایک سو باسٹھ روپے ۱۶۲/- نقد اور گرم جرابیں اور سویٹر جن کی قیمت بھی سو روپے ۱۰۰/- کے لگ بھگ بنتی ہے۔ کشمیر فنڈ میں ادا کئے گئے۔ ربوہ میں غربا کے لئے زمین خریدنے کی خاطر چار سو پچاس ۴۵۰ روپے کی رقم اکٹھی کر کے دیگئی نیز وہاں کی غریب عورتوں کو تجارت کی غرض سے بیس روپے کا دھاگہ لے کر دیا گیا۔ مسجد مبارک ربوہ کی تعمیر کیلئے ۱۰۰/- روپے اور دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کیلئے مبلغ ایک ہزار روپیہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ لاہور کی طرف سے پیش کئے گئے۔ جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر ۵۶ عدد دیگیاں اور ۱۰۰ عدد دیگچے مہمانوں کی خدمت کے لئے دیئے گئے۔ اور اس جلسہ سالانہ یعنی دسمبر ۱۹۴۹ء میں بھی ۷۰ بالٹیاں پیش کی گئیں۔ ان دونوں مواقع پر لجنہ اماء اللہ لاہور نے خود مہمان ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو میزبان ہی سمجھا اور نہایت تندہی سے مہمان نوازی کے کاموں کو سرانجام دیا۔

مندرجہ بالا امور میں لجنات اماء اللہ حلقہ جمالی گیٹ اول۔ حلقہ اسلامیہ پارک دوم اور حلقہ مسلم ٹاؤن سوم رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ نیز دوسرے حلقوں کی لجنات کو بھی زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ہر جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید ہونا ضروری ہے

وعدوں کی آخری میعاد ۲۸ فروری سنہ ۵۰ء ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر ایک جماعت میں ایک سیکرٹری تحریک جدید ہونا چاہیئے۔ جن جماعتوں میں سیکرٹری تحریک جدید نہ ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ایک شخص کو جو مستعد اور ان تھک محنت سے کام کرنے والا ہو۔ تحریک جدید کا سیکرٹری انتخاب کر کے دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے منظوری حاصل کر لی جائے۔

جماعت راولپنڈی نے چوہدری عبدالحق صاحب ورک کو سیکرٹری تحریک جدید منتخب کیا۔ اور انہوں نے امیر جماعت راولپنڈی کی تحریری منظوری سے راولپنڈی کی جماعت کے سات حلقے مقرر کر کے ایک ایک نائب سیکرٹری تحریک جدید مقرر کیا۔ جو اپنے حلقہ میں تحریک جدید کے مالی کام کے یعنی وعدے اور وصولی کے ذمہ وار ہوں گے۔ مرکز سے خط و کتابت سیکرٹری تحریک جدید کریں گے۔ یہ تنظیم تحریک جدید کے مالی کام کو کامیاب کرنے کے لئے مفید معلوم ہوتی ہے۔ اور اس سے کام تقسیم ہو کر جلد سے جلد تکمیل پاتے کی امید ہے۔ اور حلقہ کے نائب سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں ایک خادم بھی ایسا نہ چھوڑیں گے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو گیا ہو۔

ہر جماعت کو یہ محاسبہ کرنا ضروری ہے کہ ان کی جماعت کا ہر فرد جو آمد پیدا کرتا ہے تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل ہو گیا ہے۔ دفتر اول میں اب وہی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو پہلے دس سال پورے ادا کر چکے ہوں۔ یا پہلے دس سال کا بڑا حصہ ادا کر چکے ہوں۔ مثلاً دو چار سال باقی رہتے ہوں۔ تو ایسے احباب بھی اب بقایا سالوں کا دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔ یا جس نے گیارھویں سال دیکر آئندہ نہیں دیا۔ یا بارھواں دیکر نہیں دیا ہے یا تیرھواں دے کر آئندہ کسی نہ کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکے یا چودھواں دے کر یا چودھویں پندرھویں سال کا بقایا باقی ہے۔ ایسے تمام احباب کو سولھویں سال میں شامل کرنا چاہیئے۔ ایسے احباب اپنا بقایا گذشتہ قسط وار کچھ اس سال کے ساتھ کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

دفتر دوم میں جو پانچ سال تک ادا کر چکے ہیں۔ ان کو شامل کیا جائے اور ان کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ جو مثلاً پہلا سال دے کر آئندہ شامل نہ ہو۔ یا پہلا دوسرا دے کر تیسرے سال شامل نہ ہو سکے یا پہلے تین سال کا دے کر چھوڑ بیٹھے ہیں۔ غرض ایسے تمام احباب کو شامل کیا جائے۔ جو گذشتہ کسی سال میں شامل تھے لیکن اب نہیں۔ انہیں چھٹے سال شامل کرنا ہے۔ اسی طرح ان احباب کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ جو اب تک کبھی تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ اب ان کو شامل کرنا ہے۔ دفتر دوم کے لئے اب حضور نے شرح میں بھی بہت رعایت فرما دی ہے۔ یعنی دفتر دوم میں شامل ہونے والا کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ دے کر شامل ہو جائے۔ گذشتہ سالوں کا بقایا ادا کرنے کے لئے یہی ہے کہ قسطوار اپنی سہولت سے کچھ اس سال کے ساتھ کچھ آئندہ سال میں دے دے۔ راولپنڈی کے سات حلقوں کی فہرست یہ ہے

نائب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ ۱ الف شہر	حوالدار صدیق احمد صاحب
" " " " ب شہر	بابو عبدالرشید صاحب
" " " " ۲ حلقہ ہسپتال	چوہدری بشیر احمد صاحب
" " " ۲ دفتر اسرال و ریلوے شیڈ	بابو محمد شفیع صاحب
" " " ۳ گوالمنڈی	بابو عبدالستار صاحب خادم
" " " ۴ (نمبر ۲۲ چونگی)	ملک محمد شریف صاحب لائلپوری
" " حلقہ ۵ چکلالہ	صوبیدار محمد علی صاحب

احباب یاد رکھیں کہ حضور نے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری مقرر فرمائی ہے۔ جن خطوں پر یکم مارچ کی مہر ہو گی۔ وہ بھی وقت کے اندر سمجھے جائیں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ مکرم و محترم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بورنیو میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کا وجود وہاں کی جماعت کے لئے نہایت مفید وجود ہے۔ اسلئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق دے۔

(محمد سعید انصاری مبلغ اسلام بورنیو)

آپ نے کہا تھا!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت آپ نے وعدہ کیا تھا کہ "جو نیک کام آپ بتائیں گے میں ان میں آپ کا ہر طرح فرمانبردار رہوں گا" حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ احباب جماعت اپنا روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں امانت فنڈ صدر انجمن میں رکھوائیں۔ کیا آپ نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی؟ اگر نہیں۔ تو کیا آپ وعدہ توڑنے والے ہیں؟ اگر ابھی تعمیل نہیں کی تو آج ہی جس قدر بھی روپیہ آپ بھجوا سکتے ہوں فوراً دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا کر لکھدیں کہ وہ روپیہ آپ کے نام بطور امانت رکھ لیں۔ یہ روپیہ جب بھی آپ طلب فرمائیں گے فوراً آپ کو ادا کیا جائے گا۔ اگر آپ ربوہ سے باہر ہوں گے اور روپیہ طلب فرمائیں گے تو صدر انجمن اپنے خرچ پر وہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ آپ کو بھجوا دے گی۔

(نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

میں نے جلسہ سالانہ "ربوہ" میں سیدنا حضرت امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ میری جماعت احمدیہ میں شمولیت کی وجہ سے کاروبار پر اثر پڑا ہے۔ اور رشتہ داروں میں مخالفت ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے مشن میں کامیابی کرے اور مجھے جماعت احمدیہ اور اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے۔ میاں محمد رفیق جراح سیالکوٹ بستی محلہ کشمیری کوچہ عبدالرزاق

۲۔ بندہ پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ خاکسار ایم محمد لطیف احمدی چونڈہ ضلع سیالکوٹ

۳۔ میری ہمشیرہ دامن صاحبہ بیگم خان قاسم علی خان آدیانی مرحوم معقولہ در رام پوری لجارھنہ نالج۔ رام پور یو۔پی) میں شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے نہایت درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار اخوند حمید اللہ خان علزئی۔ ملتان)

۳۔ خاکسار اور برادرم عبد الحمید صاحب مولوی فاضل اس سال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت ہماری نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (خاکسار محمد صالح نور مولوی فاضل)

۴۔ میرے بھائی غفور احمد شاکر درویش نمبر ۳۲ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد تعلیم الاسلام کالج۔ لاہور)

(۵) میرے خالو صاحب شیخ عبد الرحمٰن صاحب لاہور میں ایک فوجداری مقدمہ میں پھنسے ہوئے ہیں جن کی اپیل سیشن جج نے بھی نامنظور کر دی ہے۔ اب اپیل ہائی کورٹ لاہور میں کی ہوئی ہے احباب سے ان کی باعزت بری ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ دعاگو محمد اسلام نمبر A-14 اُچھیل روڈ لاہور

(۶) میرے عزیز بھائی مولوی محمد منیر صاحب مولوی فاضل واقف زندگی اور اُن کے بچے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

محمد صدیق کاتب اخبار الفضل لاہور)

(۷) برادرم جناب ڈاکٹر عبد الغفور الحق صاحب ایم بی بی ایس کوئٹہ میو ہسپتال لاہور میں دل کی مرض سے بیمار ہیں آپ کے دل کی درد کا سخت حملہ ہوا جس نے معجزانہ طور پر خدا نے آپ کو بچا لیا۔ احباب کرام ہمارے مخلص دوست کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ ابھی تک بے قراری بخار اور بے چینی بہت ہے۔

(عبد الوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور)

(۸) عزیزی نور علی بیمار رہیں گو آگے کی نسبت آرام ہے مگر کمزوری بدستور ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

دعاگو حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ لاہور)

ایک مراسلہ

محترمی ایڈیٹر صاحب اسلام علیکم

غالباً آپ اس سے متفق ہوں گے۔ کہ بندرگاہ کراچی سے جو اشیاء درآمد ہوتی ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ پنجاب صوبہ سرحد اور بلوچستان میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اسکے برعکس ان صوبوں کے تجارتی حلقوں کا گلہ بے جا نہیں کہ درآمد لائسنس جاری کرتے وقت ان صوبوں کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور وہ تجارتی فرمیں جن کے دفاتر بدقسمتی سے کراچی میں واقع نہیں ہیں وہ اس سے بالکل محروم رہ جاتی ہیں اور اس کے بالمقابل وہ تجار جن کے دفاتر کراچی میں واقع ہیں۔ وہ اس وجہ سے کہ کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کا دفتر وہاں پر ہے۔ اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ لائسنس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان وجوہات کے ہوتے ہوئے یہ بے جا نہ ہو گا۔ کہ حکومت پاکستان ان تجار کے لئے جو کہ مندرجہ بالا صوبجات میں تجارت کر رہے ہیں ایک خاص حصہ درآمد کی تجارت میں ان کے لئے مخصوص کر دے۔ اس کے علاوہ ایک ڈپٹی کنٹرولر کا تقرر بھی صوبہ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں کیا جائے تا پنجاب سرحد بلوچستان کے تجار حضرات اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔ والسلام

جنرل سیکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (لاہور)

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ کا جلسہ

"لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ وارڈ نمبر ۲ کا پندرہ روزہ جلسہ بروز اتوار ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ء بوقت چار بجے شام زیر صدارت فضل عزیز صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم بیگم کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی اور نظم سعیدہ بیگم صاحبہ نے پڑھی جس کے بعد صدیقہ صاحبہ نے کشتی نوح سے حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا حصہ پڑھ کر سنایا۔ اور بعدہٗ ایک اور نظم درثمین سے سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ پھر اہلیہ نثار احمد صاحب نے "اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں" کے عنوان سے مضمون پڑھا آخر میں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے چشم دید حالات بیان کئے اور جو جو ضروری باتیں لجنہ کے قیام و نظام کے متعلق تھیں۔ وہ نوٹ کرنے کے لئے تلقین کی۔ جلسہ دعا کے بعد ۶ ½ بجے ختم ہوا

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

نائیجیریا مشن کے خطوط کس پتے پر بھیجے جائیں

اب جبکہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق عنقریب ہی واپس پاکستان جانیوالا ہوں نائیجیریا مشن سے تعلق رکھنے والے کسی خطوط پر میرا نام ہرگز نہ لکھا جاوے۔ بلکہ صرف امیر نائیجیریا مشن لکھنا چاہیئے۔ تمام ایسے خطوط جن پر میرا نام ہو گا۔ ان کو جواب دینے میں غیر معمولی تاخیر کا امکان ہے۔ کیونکہ وہ خطوط ذاتی سمجھے جا کر مجھے پاکستان بھجوا دیئے جائینگے

(امیر نائیجیریا مشن)

شکریہ

میرے لڑکے ناصر احمد کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر ایم۔بی ہائی سکول گوجرہ ضلع لائلپور

اشتہار بعدالت جناب صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مظفرگڑھ۔

اللہ دتہ پسر احمد ذات کیا کی سکنہ بنام موہن رام ولد رانا مل قوم اروڑہ بھوچہ جنڈیوالی تحصیل مظفر گڑھ سائل ثانی سکنہ موضع جنڈیوالی تحصیل مظفر گڑھ فریق

دعوٰی فک الرہن ورہن میعادکا

نمبر کھاتہ	نمبر کھتونی	نمبر خسرہ	حد
۱۱۳	۷۰۰	۲۱۳	۱/۴

رقبہ	چاہ	موقع	تحصیل
یک کنال باغیچہ	ٹالی والہ	جنڈیوالی	مظفر گڑھ

مقدمہ مندرجہ عنوان۔ فریق ثانی مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ جس کی تعمیل معمولی طور سے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ فریق ثانی اصالتاً یا مختاراً بہ تقرر ۲۱-۰۲-۵۰ بغرض پیروی حاضر عدالت آوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

روزنامہ نوائے وقت ۹ فروری میں مندرجہ ذیل ایڈیٹوریل شائع ہوا:

"ابھی چند دن ہوئے ہم نے مسلمانانِ پاکستان سے یہ دردمندانہ گذارش کی تھی کہ ایسے وقت میں جبکہ پاکستان انتہائی نازک لمحات سے گذر رہا ہے۔ اور اس کی سلامتی و حیات کے خلاف حریفوں کے کیمپ میں سازشیں ہو رہی ہیں۔ ملک کے بہترین مفادات کے تحت وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان جو اتحادِ اسلامی کے رشتے میں تسبیح کے دانوں کی طرح پروئے گئے ہیں اپنے شیرازہ کو منتشر نہ ہونے دیں اپنے اس اتحاد کے رشتہ کو فروعی اختلافات کی مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے نہ دیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ آج پھر ایک بار ہم اخوتِ اسلامی کے نام پر سرکارِ دو عالم (روحی فداہ) کے پرستاروں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ امتِ مرحوم کو مختلف فرقوں میں بانٹنے کی سعیٔ نامسعود سے گریز کریں۔ اور اگر چند خود غرض اور قبا دست کا بازار گرم کرنے کی خاطر "اسلام خطرہ میں" کا نعرہ بلند کر کے اس اتحاد کو خطرے میں ڈال رہے ہیں تو انہیں اس سے باز رکھیں۔

ہم اس موضوع پر اظہارِ خیال نہ کرتے اگر ہم اس تلخ حقیقت سے واقف نہ ہوتے کہ بعض اضلاع کے مسلمان اس مسئلہ پر اپنی توانائی صائع کر رہے ہیں اور باہمی کشیدگی پیدا کر رہے ہیں کہ حلوے پر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بعض مقامات پر روزانہ شام میں محض اس مسئلہ پر مناظرے اور مباحثے ہو رہے ہیں کہ نماز بلند آواز سے پڑھی جائے یا پست آواز سے۔

اسلام ایک نہایت ہی سیدھا سادہ مذہب ہے۔ لیکن ہم نے اس پر عقائد رسم و رواج غلط قسم کے تصورات۔ فرسودہ خیالات و مراسم کے اتنے غلاف چڑھا دیئے ہیں کہ اس کی اصل شکل ہی آنکھوں سے مستور ہو گئی ہے اور مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ اسلام صرف چند معتقدات ہی کا نام ہے۔ اس طرح ہم نے روحِ اسلامی کو ترک کر دیا ہے اور رسم کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔

جس مذہب نے انسانیت کا اتنا احترام سکھایا ہو اور اتنا محتاط ہو کہ کسی کافر کو بھی بیمار کافر کہنے کی اجازت نہ دیتا ہو کہ شاید وہ کسی دن مسلمان ہو جائے آج ہم اسی مذہب کے نام لیوا ہونے کے دعوے دار ہو کر کھلے بندوں ایک دوسرے کو کفر کا فتویٰ دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جب ایک عورت کو سنگسار کرنے کے لئے لوگ ہاتھوں میں پتھر لے کر جمع ہوئے تھے تو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ اس خاتون کو صرف وہی لوگ پتھر ماریں جنہوں نے گناہ نہ کیا ہو۔ اور لوگ شرمندہ ہو کر لوٹ گئے۔ اسی طرح آج اگر ہم ان لوگوں کی زندگی کردار اور عقائد کو اسلام کی کسوٹی پر جانچیں تو جو دوسروں کو فاجر، فاسق، گنہگار اور دوزخی ہونے کا فتویٰ دھڑا دھڑ دیتے رہتے ہیں اور جو بزعمِ خویش یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اس طرح وہ اسلام کی بیش بہا خدمت۔ اور خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کر رہے ہیں۔ تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ اس کسوٹی پر پورے نہ اتر سکیں گے۔

ہماری ان گذارشات کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ ہم ان معتقدات یا اختلافات کی تائید یا حمایت میں ہیں یا انہیں برحق ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان سے نہ کوئی واسطہ ہے نہ یہ ہمارا منصب ہے۔ ہم تو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان نازک لمحات میں فروعی عقائد اور اختلافات کی آگ کو ہوا دینا ملت دشمنی ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ ملک و ملت کا جہاز گرداب میں پھنسا ہوا ہو۔ رخنہ گری خودکشی کے مترادف ہے۔ اس قسم کی بحث میں الجھنے اور اپنا زورِ قلم۔ زورِ خطابت اور توانائی صرف کرنے سے نہ کوئی فائدہ ہے نہ ہی یہ وقت اس کے لئے موزوں ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ دشمن اس کی تاک میں ہے کہ ہماری صفوں میں رخنہ ڈالے۔ ہمارے محاذ میں دراڑ اور شگاف پیدا کرے۔ ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور اس طرح ہمیں کمزور کر کے غلبہ حاصل کرے شیعہ۔ سنی۔ وہابی، غیر وہابی، مقلد، غیر مقلد، رفع یدین و نماز بالجہر کے جھگڑے کھڑے کرنا اسلام کی کوئی سچی خدمت نہیں۔

آخر میں ہم پھر ایک بار یہ گذارش کریں گے کہ مسلمانانِ پاکستان وقت کی نزاکت کو محسوس کریں قائدِ اعظم نے جس مشکل سے مسلمانوں کو ایک پرچم تلے جمع کیا تھا اب ان کی صفوں میں انتشار نہ پھیلائیں۔ فروعی اختلافات میں الجھنے کا یہ وقت نہیں۔ وقت کی اہم ضرورت باہمی اتحاد ہے۔ خطرے کے وقت تو دشمن بھی متحد ہو جاتے ہیں۔ ہم تو بہرحال مسلمان ہیں۔ کیا ہم اس وقت ایک نہیں ہو سکتے؟"

مسٹر اٹیلی کی طرف سے لندن میں انتخابی مہم کا آغاز

لندن ۸ فروری۔ آج مسٹر اٹیلی وزیرِ اعظم انگلستان نے انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ انہوں نے لندن کے شمال مشرقی حصہ میں ... مزدوروں کے نئے حلقۂ انتخاب میں جو ان کا ایک محفوظ مرکز ہے تقریر کا افتتاح کیا۔ بار بار ٹوکنے والوں کی وجہ سے یہ جلسہ بڑا ہی کامیاب رہا۔ اور نیلی چمکیلی آنکھوں اور سرخ گالوں والے ساٹھ سالہ سیاستدان کی ہر دلعزیزی ناقابلِ فراموش تھی۔

انہوں نے اپنی تقریر میں لیبر پارٹی کے سارے پروگرام پر روشنی نہ ڈالی بلکہ اس کے کچھ حصہ کا ذکر کیا جب بھی انہیں ٹوکا گیا۔ ان کی تقریر میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں سب سے زیادہ شاندار دلیل جو دی وہ جس کی جواب دہی کو نہ ہو سکی۔ وہ وعدوں کے متعلق تھی آپ نے فرمایا کہ تاریخ ایسی حکومتوں سے بھرپور ہے جو ایک پالیسی پر برسرِ اقتدار آئیں۔ اور انہوں نے اقتدار حاصل کرتے ہی دوسری پالیسی اختیار کر لی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کا جمہوریت پر سے اعتماد اٹھ گیا۔ اور لوگ انتہائی طور پر مطلق العنانی کے حامی ہو گئے۔ اور لیبر گورنمنٹ نے اگر کوئی عظیم خدمت سرانجام دی ہے تو وہ یہی ہے کہ اس نے عام مرد اور عورت کا جمہوریت پر یقین بحال کیا ہے۔

مسٹر غضنفر علی خان طہران پہنچ گئے

طہران ۸ فروری۔ مسٹر غضنفر علی خان سفیرِ کبیر پاکستان آج یہاں پہنچ گئے۔ آپ شاہِ ایران کے دورۂ پاکستان کا پروگرام تیار کرنے کے لئے کراچی تشریف لے گئے تھے۔

کیپ ٹاؤن کانفرنس

کیپ ٹاؤن ۸ فروری۔ آج کیپ ٹاؤن کانفرنس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آج تینوں ملکوں کے نمائندوں نے ڈاکٹر ڈونگے کے کل والے بیان پر غور و خوض کیا۔ اس کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔

یونیورسٹی کیلئے فزکس کی علیحدہ لیبارٹری

لاہور ۸ فروری۔ کل رات یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا کہ آئندہ سے یونیورسٹی شعبۂ فزکس کا گورنمنٹ کالج کے شعبۂ فزکس سے کوئی تعلق نہ رہے گا۔ اب تک یونیورسٹی شعبۂ فزکس کے طلبہ گورنمنٹ کالج کے شعبۂ فزکس کی لیبارٹری استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس فیصلہ کے بعد یونیورسٹی اپنی علیحدہ فزکس لیبارٹری قائم کرے گی۔ اور اس کے طلباء اس لیبارٹری میں ہی کام کریں گے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یونیورسٹی شعبۂ فزکس کے طلبہ نے جو ہڑتال کر رکھی تھی۔ وہ اسی مطالبہ کے لئے تھی کہ یونیورسٹی اپنی علیحدہ فزکس لیبارٹری قائم کرے اور اپنے طالب علموں کو دوسرے کالجوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے اس فیصلہ کے بعد شعبۂ فزکس کے طلبہ نے آج اپنی ہڑتال ختم کر دی اور اپنی جماعتوں میں باقاعدہ پڑھائی شروع کر دی۔

شیخ عبد القادر کی تشویشناک علالت

لاہور ۸ فروری۔ سر شیخ عبد القادر کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ وہ کئی دنوں سے درد گردہ کے شدید عارضہ میں مبتلا ہیں۔

وزیرِ اعظم سندھ کا عزمِ عراق

کراچی ۸ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیرِ اعظم سندھ مسٹر یوسف ہارون ہوور دورہ کے لئے عراق جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بیگم ہارون اور آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی آپ کے ہمراہ جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے علاوہ وزیرِ اعظم سندھ عراق میں آبپاشی کے طریقوں کا بھی جائزہ کریں گے۔

روزنامہ سرحد کے ایڈیٹر کو ایکماہ قید کی سزا

پشاور ۸ فروری۔ مسٹر رحیم بخش غزنوی ایڈیٹر روزنامہ سرحد کو آج صوبہ سرحد سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۱۵ اور ۱۷ کے ماتحت ایک ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی۔

واضح رہے کہ مسٹر غزنوی کو ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کو یہ خبر شائع کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا کہ وزارت نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور سرحد کی وزارت میں ردوبدل کیا جا رہا ہے اور خان عبد الغنی خان نے کہا کہ انہوں نے وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کی ہے۔ ... نے اپنے فیصلوں میں لکھا کہ وہ ملزم کے ساتھ نرم سلوک کرتے ہیں کیونکہ ملزم ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء سے جیل میں ہے۔

باؤ دائی کی حکومت!

لندن ۸ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانوی وزارت نے ویت نام کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

مسٹر شہید سہروردی کا عزمِ پشاور

لاہور ۸ فروری۔ مسٹر شہید سہروردی بدھ کو پشاور روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ پیر صاحب زکوڑی شریف کے مقدمہ کی پیروی کریں گے جو سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت نظر بند ہیں۔ مسٹر سہروردی اتوار کو لاہور واپس پہنچیں گے۔

لارڈ رائٹ کی لاہور میں آمد

لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء۔ لاہور کی شاہی مسجد شالامار باغ اور دیگر تاریخی مقامات کی سیر کرنے کے لئے کراچی سے خیبر جاتے ہوئے اکیاسی سالہ بوڑھے لارڈ رائٹ نے دو دن لاہور میں قیام کیا۔ لارڈ رائٹ کے ساتھ ان کی بیگم اور بھتیجی بھی شریکِ سفر ہیں۔ لارڈ رائٹ اس پیرانہ سالی میں بھی نہایت چاق و چوبند ہیں۔ وہ سر روز دو تین گھنٹے پیدل سیر کرتے اور عینک کے بغیر پڑھتے ہیں چنانچہ کراچی سے لاہور پہنچنے پر وہ آرام کئے بغیر تاریخی عمارت دیکھنے چلے گئے۔ لارڈ رائٹ برطانیہ کے نہایت مشہور اور پرانے جج ہیں وہ علی الترتیب پریوی کونسل ہائی کورٹ آف جسٹس اور کنگس بنچ کے رکن ہونے کے علاوہ قانون پر نظرِ ثانی کرنے والی کمیٹی کے صدر اور لارڈ آف اپیل بھی رہ چکے ہیں۔ وہ جنگ کے بعد اقوامِ متحدہ کے جرائمِ جنگ کمیشن میں آسٹریلیا کے نمائندے کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔